والدین کو قتل کرنے والے کی نمازِ جنازہ کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا یہ بات درست ہے کہ جس شخص نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کیا تو اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر مسلمان اگرچہ گناہگار فاسق ہو اس کی نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے ہاں بعض شدید جرائم و گناہ کے مرتکب ایسے بھی ہیں جن کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، والدین کا قاتل بھی ایسے محروم افراد میں داخل ہے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکبِ کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز نہیں۔ (1) باغی جو امامِ برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔ (2) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے، مگر جبکہ بادشاہِ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ ویسے ہی مرے تو بھی غسل و نماز ہے۔ (3) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑیں بلکہ جو ان کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آکر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، ہاں ان کے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔ (4) جس نے کئی شخص کھلا گھونٹ کر مار ڈالے۔ (5) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ کریں وہ بھی ڈاکو ہیں، اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ (6) جس نے اپنی ماں یا

باپ کو مار ڈالا، اس کی بھی نماز نہیں۔ (7) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا، اس کی بھی نماز نہیں۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 827، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر : Web-2112

تاریخ اجراء : 03رجب المرجب1446ھ/04جنوری2025ء